لسان العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ طاب ثراہ

علامہ سید سعید اختر رضوی گوپالپوری

لسان العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب خاندان اجتہاد کے مایہ ناز رکن تھے۔ ۱۹ شوال ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۸۹۹ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ موصوف نے اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں کو باضابطہ قید تحریر میں لاکر آئندہ کے ریسرچ اسکالرز کے لئے ایک نادر ماخذ مہیا کر دیا ہے جس سے ان کی تعلیم و تربیت، خاندانی حالات اور ذاتی سوانح کے علاوہ تبلیغی خدمات کا پورا نقشہ نظر کے سامنے آجاتا ہے۔

آپ نے سات سال کی عمر سے ذاکری شروع کی اور ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۹۰ھ تک ۸۱۹۷ مجلسیں پڑھیں۔ یہ تفصیلات دو جلدوں میں محفوظ ہیں۔ مضمون نگاری بھی اوائل عمر سے شروع کر دی تھی۔ نامکمل فہرست مضامین میں ۱۱۶۲ مضامین کے نام درج ہیں۔ مجالس اور تبلیغ دین کے سلسلے میں شیعی دنیا کے ۱۶۶ شہروں اور بستیوں میں گئے۔ زیارات عتبات عالیات سے متعدد بار مشرف ہوئے۔

۲۲ سال تک لکھنؤ کی مسجد تحسین علی خاں میں فرائض امامت فی سبیل اللہ انجام دئے اور ہر اتوار کو موعظہ فرماتے تھے۔ شیعہ کالج لکھنؤ کے قیام کے بعد اسکے آرگن 'الصراط' کی مجلس ادارت میں شریک رہے۔ اودھ پنچ لکھنؤ میں بھی آپکے مقالے چھپتے رہے۔ رسالہ الواعظ لکھنؤ کے ۱۶ سال مدیر رہے۔ جب ۲۲ جولائی ۱۹۶۰ء کو آپ نے کراچی جانے کے لئے لکھنؤ چھوڑا تو یہ سلسلہ منقطع ہوا۔ جب موصوف الواعظ کے مدیر تھے اس وقت سے راقم الحروف کو آپ سے نیاز حاصل ہوا۔ ۱۹۴۹ء سے میرے مضامین الواعظ میں پابندی سے چھپنے لگے۔ اس کے دو ایک سال کے بعد میں لکھنؤ گیا تو اڈیٹر صاحب سے پہلی ملاقات ہوئی۔ موصوف مجھ سے بہت محبت کرتے تھے اور میں ان کے اخلاق و انکسار اور سادگی سے بہت متاثر تھا۔ موصوف نے ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی۔ عالم باعمل تھے۔ اپنا کام اپنے ہاتھوں سے انجام دینا پسند کرتے تھے

آپ کے تصنیفات کی فہرست ۲۲۷ کتابوں پر مشتمل ہے۔ جن میں سے بعض کتابیں کئی کئی جلدوں میں ہیں۔ اس طرح مجموعی طور سے ۲۹۱ کتابیں ہو جاتی ہیں۔ ان میں سے تقریباً ۱۲۰ غیر مطبوعہ ہیں۔ باقی (بہ استثنائے چند) آپ کی لائبریری میں محفوظ ہیں۔

پاکستان میں آٹھ دس مسجدیں بنوائیں۔ آخر عمر میں گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ ۱۹۷۹ء میں آنکھوں کی بصارت نے ساتھ چھوڑ دیا۔ ۱۹۸۲ء میں دونوں آنکھوں کا ایک ساتھ آپریشن ہوا جو کامیاب رہا۔ لیکن چالیس دن بعد سجدہ کرنے کی وجہ سے ایک آنکھ ضائع ہوگئی۔ صرف ایک

آنکھ سے ۱۴-۱۴ گھنٹے کام کر کے اپنے تصنیفات کو مکمل کرنے کی دھن رہی۔ تاریخ لکھنؤ کا تیسرا حصہ کتابت کے مراحل سے گذر رہا تھا کہ آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

۱۲ جولائی ۱۹۸۶ء روز شنبہ ۹ بجے صبح ہارٹ اٹیک ہوا۔ ۱۳ جولائی کو شام کو ۵ بجکر ۲۰ منٹ پر اس دار فنا سے عالم بقا کی طرف رحلت فرمائی۔